

شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ مئی 2022

- سبق کے مقاصد: *سورۃ الفرقان۔ آیات 46 تا 78 کی تشریح اور اہم نکات سمجھنا۔
*نماز کے متعلق کتاب اسلامی نماز سے اہم نکات کو سمجھنا۔

سورۃ الفرقان۔ آیات 46 تا 78 کے اہم نکات تعلیمی نصاب صفحہ 52 تا 73

آیت: 46 یہ آیت رسول کریم ﷺ کی صداقت پر ایک زبردست دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے رسول کریم ﷺ نے دنیا میں ظہور فرمایا ہے اُس وقت سے لے کر آج تک برابر آپ کا سایہ کسی نہ کسی شکل میں منتہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں ایک ساعت بھی تو ایسی نہیں آئی کہ آپ نے ترقی کی طرف قدم نہ اٹھایا ہو۔۔۔

آیت: 48 اس میں بتایا ہے کہ رات اور دن کا تسلسل اور انسانی نیند بھی خدا تعالیٰ کے احسانات کا ایک ظہور ہیں۔ رات تو انسان کے لئے لباس کا کام دیتی ہے اور اس کے بہت سے عیوب کوڈھانپ لیتی ہے۔ اسی طرح نیند انسانی راحت اور آرام کا موجب ہوتی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اُس نے دن کو انسانوں کے ادھر ادھر پھیلانے کا ذریعہ بنایا ہے چنانچہ وہ اس کی روشنی میں چاروں طرف دوڑے پھرتے اور اپنی معیشت کا سامان مہیا کرتے ہیں۔۔۔

آیات: 49-51 فرماتا ہے وہ خدا ہی ہے جو بارشوں سے پہلے لوگوں کو بشارت دینے کے لئے ہوتیں بھیجتا ہے اور بادلوں سے پاک کرنے والا پانی نازل کرتا ہے جس کے نتیجہ میں مردہ بستیاں بھی زندہ ہو جاتی ہیں اور ہم اس پاکیزہ پانی سے جانوروں اور انسانوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آسمان سے پانی اتارا یعنی قرآن تا ہم اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندہ کریں۔

آیت: 52 فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل الانبیا اور سب رسولوں سے بہتر اور بزرگ تر تھے اور خدائے تعالیٰ کو منظور تھا کہ جیسے آنحضرت ﷺ اپنے ذاتی جوہر کی رو سے فی الواقع سب انبیا کے سردار ہیں ایسا ہی ظاہری خدمت کی رو سے بھی ان کا سب سے فائق اور برتر ہونا دنیا پر ظاہر اور روشن ہو جائے اس لئے خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام ہنی نوع انسان کے لئے عام رکھا تا آنحضرت ﷺ کی عظمت اور کوششیں عام طور پر ظہور میں آؤں۔

آیت: 53 اللہ تعالیٰ نے جہاد کی دو شیئیں مقرر کی ہیں۔ جب تواریخ سے اسلام پر حملہ ہو تو تواریخ کا جہاد فرض ہوتا ہے تواریخ کا جہاد ختم ہو تو قرآن کریم کی تواریخ کے کافروں پر حملہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ غرض جہاد کسی وقت بھی چھوڑنا نہیں جا سکتا کبھی مسلمانوں کو تواریخ کے ذریعہ جہاد کرنا پڑے گا اور کبھی قرآن کے ذریعہ۔۔۔

آیت 54:۔۔۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت جس طرح

مادی پانی کے دو قسم کے ذخیرے بنائے ہیں۔ ایک ذخیرہ سمندر کے پانی کا بنایا ہے جو نمکین ہوتا ہے اور ایک ذخیرہ دریا کے پانی کا بنایا ہے جو میٹھا ہوتا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان اُس نے اسی حدود قائم کر دی ہیں جن کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو خراب نہیں کر سکتے۔۔۔ اسی طرح آسمانی تعلیم جو میٹھے پانی کے مشابہ ہوتی ہے اور کفر کی تعلیم جو نمکین پانی سے مشابہ تر رکھتی ہے ان دونوں میں ایک نمایاں اور بیش امتیاز موجود ہوتا ہے اور ایک حد فاصل ان دونوں کو جدا جدار کھتی ہے۔۔۔

آیت: 58 یہ آیت اسلام کے اُس بلندترین نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے کہ قبولِ مذہب کے بارہ میں ہر شخص کو آزادی رائے کا حق حاصل ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔

آیت: 60۔۔۔ وہ رحمٰن خدا ہے جس نے اپنی صفتِ رحمانیت کے ماتحت تمہیں اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا اور تمہارے لئے اس نے زمین و آسمان اور سورج، اور چاند وغیرہ پیدا کر دیئے اور اگر ان تمام نعمتوں کے باوجود اس کی صفتِ رحمانیت کے متعلق تمہارے دل میں پھر بھی کوئی سوال پیدا ہو تو اس سے پوچھو جو خبیر ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ رحمٰن سے سوال کر کہ وہ رحمٰن جو بڑا خبیر ہے اور تمام حقائق کو جانے والا ہے۔ اس کا علاج تو یہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے حضور حکمکو اور اس سے دعائیں کرہ کہ وہ تم پر اسلام اور محمد ﷺ کی حقانیت روشن کر دے اور توحید کی عظمت تم پر ظاہر کر دے۔۔۔

آیت 62: فرماتا ہے کہ تم کہتے ہو، رحمٰن کیا چیز ہے؟ رحمٰن تو وہ ہے جس نے آسمانوں میں ستاروں کے ٹھہر نے کے مقام بنائے ہیں اور اُس میں چمکتا ہوا سورج اور روشن چاند بنائے ہیں۔۔۔ غرض انسان کو ظاہری سورج اور چاند کی مثال دے کر اس باطنی انتظام کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جس سے اس کی روحانی زندگی قائم رہتی ہے۔۔۔

آیت: 64 جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں وہ تو اس کے بندے کہلاتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ خدا کے بندے نہیں کہلاتے بلکہ شیطان کے یا اپنے نفس کے بندے ہوتے ہیں۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ نے کچھ صفات بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک نفس بندے کن صفات کے حامل ہوتے ہیں۔۔۔

آیت: 65 اس میں جہاں عبادِ رحمٰن کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات جورات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں دعاویں اور گریہ وزاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر بھکر رہتے ہیں وہاں اس میں تجدید کی ادائیگی بھی عبادِ رحمٰن کا شعار قرار دیا ہے۔

آیت: 69 فرماتا ہے کہ رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ شرک نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہوا ہے۔۔۔ کہ وہ زنانہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے وہ اپنے سوابل کو اس دنیا میں طرح طرح کی بیماریوں یا بدnamیوں کے ذریعہ دیکھ لے گا اور اگلے جہان میں جو اس کو عذاب ملے گا وہ بہت زیادہ ہو گا۔

آیت: 73 فرماتا ہے کہ رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ زور کے ساتھ گواہی نہیں دیتے یعنی وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی اور سب سے بڑا مشکل کام جو اس دنیا میں انسان کے سامنے پیش آتا ہے وہ

سچائی ہی ہے۔۔۔ جب وہ لغوباتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو دنیوی لذّات سے متأثر ہو کر ان میں شامل نہیں ہو جاتے بلکہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھتے ہوئے بزرگانہ طور پر وہاں سے گزرتے ہیں اور دنیوی لذّات پر رضاء الٰہی کو مقدم رکھتے ہیں۔

آیت: 74 فرماتا ہے کہ حمل کے بندوں کے سامنے جب ان کے رب کی آیات کا ذکر کیا جائے تو وہ ان کی طرف بھرے اور اندھے ہو کرتوجہ نہیں کرتے بلکہ کان اور آنکھیں کھول کر آیاتِ الٰہی کو سستے اور روحانی بصیرت کیسا تھا ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آیت: 75۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ مومن چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ لیڈر اور امام بننے کی دعا کرتا ہے مگر کن کا امام؟ متقيوں کا امام، غیر متقيوں کا نہیں۔

آیت: 78 عبادِ الرحمن کی علامات بیان کرنے کے بعد آبِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے سنا دے کہ اگر تم میرے ایسے بندے بن جوں کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تب تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم عزت کے مستحق تمجھے جاؤ گے۔ لیکن اگر تمہاری طرف سے دعا کا سلسلہ جاری نہ رہے اور تم خدا کے حضور جھکنا اور عجز و انکسار اختیار کرنا اپنا شعار نہ بناؤ تو تمہارا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔

نماز: حضرت مرا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانیؑ کی کتاب "اسلامی نماز" سے لیا گیا
ذرائع: اسلامی نماز۔ انوار العلوم۔ صفحہ 642 تا 645 (جاری..)

طریق نماز:

وضو کے بعد مسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اللہ آجیب ۔۔۔ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ کا نوں تک اٹھا کر اپنے سینہ پر رکھ لیتا ہے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا جاتا ہے۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بائیں ہاتھ کو کہنی کے قریب سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت سے اسے کسی سے بولنا یا ادھر ادھر دیکھنا یا اپنی جگہ سے ہلا منع ہے۔ جب تک نماز ختم نہ کرے۔

ہاتھ سینہ پر رکھنے کے بعد وہ کہتا ہے۔۔۔ ترجمہ۔ اے اللہ تو پاک ہے اور حمد کا مستحق ہے اور تیرانام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبد نہیں۔

اس کے بعد کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے جو کہ درگاہِ الٰہی سے دور پھینکا گیا ہے۔

اس کے بعد نماز ادا کرنے والا۔۔۔ سورۃ فاتحہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہے۔۔۔ ترجمہ۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کا نام لے کر جو بے محنت دیتا ہے۔۔۔ اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو کل مخلوقات کی ربو بیت کرتا ہے۔ ہر قسم کی تعریفوں کا مستحق ہے وہ بغیر محنت کے بھی انعام کرتا ہے۔ اور محنت کا جر بھی بڑھ چڑھ کر دیتا ہے۔ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا اور نیکی اور بدی کے نتائج اسی کے حکم کے ماتحت مرتب ہوتے ہیں اور۔۔۔ ہم تیری ہی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے اپنے ہر ایک کام میں مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں ہر کام میں سیدھا راستہ دکھاں لوگوں کا راستہ جن پر تیر انعام ہوا ہے اور ایسا ملت کیجو کہ ہم تیرے پیارے بن کر بھی

کسی وجہ سے تیرے غضب کو اپنے اوپر بھڑکا لیں یا خود ہی تجھے چھوڑ کر ادھرا در متوجہ ہو جائیں۔ اس سورۃ کے پڑھنے پر مسلم کہتا ہے آمین۔۔۔ اس کے بعد نماز پڑھنے والا قرآن شریف کا کوئی حصہ پڑھتا ہے۔۔۔

* پھر وہ اپنے ہاتھ چھوڑ کر کہتا ہے اللہ آگبڑ۔۔۔ اور جھک جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا سر اور کمر ایک لیوں میں آ جاتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیتا ہے۔ اور کم از کم تین دفعہ یہ الفاظ کہتا ہے۔۔۔ میرا بڑی عظمتوں والا رب پاک ہے۔

* پھر یہ الفاظ کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے ہاتھ اپنے ہاتھ پہلوؤں کے ساتھ لٹکا دیتا ہے۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے محمد کا اقرار کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

* پھر کہتا ہے۔۔۔ اے ہمارے رب تو خوبیوں والا ہے بہت خوبیوں والا ہے جو پاک اور برکت والی ہیں

* پھر اللہ آگبڑ کہتا ہوا سجدہ میں گرجاتا ہے۔ اور کم از کم تین دفعہ یہ الفاظ کہتا ہے۔۔۔ میرا بڑی شان والا رب پاک ہے

* پھر اللہ آگبڑ کہتا ہوا اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے اور دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھتا ہے لیکن دائیں پاؤں کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔۔۔ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش اور مجھ پر حرم کرا اور مجھے ہدایت دے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھ اور مجھے عزت عطا کرو میری اصلاح کرو اور مجھے رزق دے اس کے بعد پھر اللہ آگبڑ کہ کرسجده میں چلا جاتا ہے۔ اور وہی الفاظ کہتا ہے جو پہلے سجدہ میں کہے تھے۔ اور پھر اللہ آگبڑ کہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔ اور جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی اسی طرح پھر پڑھتا ہے

* لیکن پہلی رکعت میں جو یہ دعا پڑھی تھی۔۔۔ [ترجمہ۔ اے اللہ تو پاک ہے اور حمد کا مستحق ہے] اسے نہیں پڑھتا۔ بلکہ سورۃ فاتحہ سے ابتداء کرتا ہے۔۔۔ اور پھر سب کچھ اسی طرح کرتا ہے جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

* جب دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہوتے تو پہلی رکعت کی طرح کھڑا نہیں ہو جاتا بلکہ جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا بیٹھ جاتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے۔۔۔ ترجمہ۔ تمام عبادتیں خواہ زبان کی ہوں یا جسم کی یامال کی اللہ کے لئے ہی ہیں۔۔۔ اے نبی ﷺ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی نازل ہو اور اس کی رحمت اور برکت۔۔۔ اور ہم پر بھی سلامتی نازل ہو اور جس قدر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں سب پر سلامتی نازل ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا

* کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مدد اس کے خادم اور مخلوق ہیں۔۔۔ اور اس کے ایک رسول ہیں۔ اس حصہ کو تشوہد کہتے ہیں

* اس کے بعد وہ اسی طرح بیٹھا ہوا یہ پڑھتا ہے۔۔۔ ترجمہ۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور اس کے سچے متبّعین پر تواہی طرح رحمتیں نازل کر جس طرح ابراہیم اور اس کے متبّعین پر رحمتیں نازل کیں۔ تو بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد ﷺ اور اس کے سچے متبّعین کو درجوں میں بڑھا جس طرح تو نے ابراہیم اور اس کے سچے متبّعین کو درجوں میں بڑھایا تھا۔ تو بڑی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اس حصہ کو درود کہتے ہیں۔